بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

الفضل

خطبہ نمبر ۱

ربوہ

یوم۔ بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۳۰ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ ۱۹ امان ۱۳۴۸ہش ۱۹ مارچ ۶۹ء | نمبر ۶۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زندوں کی صحبت میں رہو تاکہ خدا کا جلوہ تمہیں نظر آوے

آپس میں مل جل کر بیٹھ جاؤ جس قدر تم آپس میں محبت کرو گے اسی قدر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا

(۱) "یاد رکھو میں اصلاحِ خلق کے لئے آیا ہوں جو میرے پاس آتا ہے وہ اپنی استعداد کے موافق ایک فضل کا وارث بنتا ہے۔ لیکن میں صاف طور پر کہتا ہوں کہ وہ جو سرسری طور پر بیعت کر کے چلا جاتا ہے اور پھر اس کا پتہ بھی نہیں ملتا کہ کہاں ہے اور کیا کرتا ہے اس کے لئے کچھ نہیں ہے وہ جیسا تہیدست آیا تھا ویسا ہی تہیدست جاتا ہے۔ یہ فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابہؓ بیٹھے آخر نتیجہ یہ ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللّٰہ اللّٰہ فی صحابی گویا صحابہؓ خدا کا روپ ہو گئے۔ یہ درجہ ممکن نہ تھا کہ ان کو ملتا اگر دور ہی بیٹھے رہتے۔ یہ بہت ضروری مسئلہ ہے خدا تعالیٰ کا قرب بندگان خدا کا قرب ہے اور خدا تعالیٰ کا ارشاد كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ اس پر شاہد ہے۔ الغرض زندوں کی صحبت میں رہو۔ تاکہ خدا کا جلوہ تم کو نظر آوے" (الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

(۲) "تم اپنی ہمت اور سرگرمی میں سست نہ ہو۔ بہت سے لوگ مسلمان کہلا کر دوسرے امور میں منہمک ہو جاتے ہیں مگر تم خدا سے ڈرو اور سچی تبدیلی اور تقوےٰ و طہارت پیدا کرو۔ اس راہ میں سست ہونا شیطان کو نقب لگا کر ایمان کا مال لے جانے کا موقعہ دینا ہے۔ اس وقت وہی خدا جو آدمؑ پر ظاہر ہوا تھا اور دوسرے نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے وہی مجھ پر ظاہر ہوا ہے۔ اس وقت خدا نے موقعہ دیا ہے کہ تم اپنے معلومات کو بڑھا سکو اس لئے جو بات سمجھ میں نہ آئے اس کو فوراً پوچھ لینا چاہیئے۔ جو سمجھنے سے پہلے کہتا ہے کہ سمجھ لیا اس کے دل پر ایک چھالا سا پڑ جاتا ہے۔ آخر وہ ناسور ہو کر بہ نکلتا ہے۔ میں تھکتا نہیں ہوں خواہ کوئی ایک سال تک پوچھتا رہے۔ پس اس موقعہ کی قدر کرو۔ میری باتوں کو سنو اور سمجھو اور ان پر عمل کرو۔ پھر خادمِ دین بنو سچائی کو ظاہر کرو۔ خدا سے محبت کرنا اور مخلوق سے ہمدردی کرنا' یہ دونوں باتیں دین کی ہیں ان پر عمل کرو"۔ (الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۲ء)

(۳) "آپس میں مل جل کر بیٹھ جاؤ۔ جس قدر تم آپس میں محبت کرو گے۔ اسی قدر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔" (البدر ۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۱۸ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن کھانسی کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

-• ربوہ ۱۸ امان۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے لیکن کھانسی کا اثر ابھی چل رہا ہے۔ اور کسی قدر ضعف کی تکلیف بھی ہے۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

-• ربوہ ۱۸ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے کی نسبت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ لیکن ضعف کی تکلیف اب بھی ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین۔

-• ربوہ ۱۸ امان۔ حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب آپ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کیلئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

-• لاہور۔ عزیز جعفر احمد خان سلمہ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کی حالت بدستور ہے۔ عام صحت تو بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ لیکن قوت گویائی تا حال بحال نہیں ہوئی ہے۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

-• خاکسار کی والدہ محترمہ بعارضہ شدید کھانسی و درد معدہ بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ
مقیم میانوالی

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ (البقرۃ: ۲۵۱)

دُنیا کے موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ ہم دیگر دعاؤں کے ساتھ یہ دُعا بھی کثرت کے ساتھ پڑھیں

اس دُعا میں بڑی گہرائی اور بڑی وسعت ہے، اس میں حقیقی معنوں میں صبر کو حاصل کرنے کی دعا ہمیں سکھائی گئی ہے

خلوصِ نیت سے کی گئی دُعاؤں کے نتیجہ میں ہی اللہ تعالےٰ ہمیں غلبہ اسلام کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے کی توفیق عطا فرمائیگا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۴ فروری ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔ اے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اسلام کی قوت کم کرنے اور

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت

کے مٹانے کے لئے دنیا میں ظاہری طور پر بھی اور باطنی طریقوں سے بھی منصوبے ہو رہے ہیں اور سازشیں کی جا رہی ہیں۔ اور ان تمام منصوبوں اور ان تمام سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا گیا ہے۔ جب ہم اپنے نفسوں پر نگاہ ڈالتے ہیں تو خود کو بے کس اور کمزور پاتے ہیں، سوائے توکل کے کوئی پناہ نہیں پاتے۔ سوائے دعا کے کوئی چارہ نہیں دیکھتے، سوائے عاجزانہ راہوں کے اختیار کرنے کے نجات کی کوئی راہ نہیں پاتے۔ اسی لئے گزشتہ سال میں نے

جماعت میں یہ تحریک کی تھی

کہ دوست کثرت سے سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِهٖ سُبۡحَانَ اللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کا ورد کریں اور میں نے جماعت سے کہا تھا کہ جو دوست بڑی عمر کے ہیں، یعنی جن کی عمر ۲۵ سال سے اوپر ہے وہ ہر روز کم از کم دو سو بار یہ دعا پڑھیں اور اللہ تعالےٰ کی حمد کریں اور اس کی تسبیح بیان کریں اور جن کی عمر ۱۵ سے ۲۵ سال تک ہے وہ یہ دعا سو بار ورد کریں۔ اور جن کی عمر ۷ سال سے ۱۵ سال تک ہے۔ وہ یہ دعائیں ۳۳ بار پڑھیں اور جن کی عمر ۷ سال سے کم ہے، وہ چھوٹے بچے بھی جو الفاظ اٹھانے لگتے ہیں، جنہوں نے بولنا شروع کیا ہوتا ہے ان سے بھی ان کی مائیں یا ان کے والدین یا ان کے مربی یہ دعا کم از کم ۳ بار پڑھوا دیا کریں

میں نے یہ تحریک مارچ کے وسط میں کی تھی اور مارچ کے آخر کسی وقت محرم شروع ہو رہا تھا۔ میں نے تحریک کی تھی کہ یکم محرم سے ایک سال تک کے لئے دوست یہ دعا کرتے رہیں اس کے بعد میں نے جون میں احباب جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ

ہمارے ذمہ جو کام ہے

وہ بڑا سخت ہے، وہ بڑا مشکل ہے۔ ہم کمزور ہیں۔ اسلام کا مخالف ظاہری اور مادی اور دنیوی لحاظ سے ہر قسم کی طاقتیں رکھنے والا ہے اور اس کے پاس تمام اسباب موجود ہیں۔ ظاہر پر نگاہ ڈالیں تو ہم مقابلہ کرنے کے قابل نہیں۔ لیکن ہمیں اپنی قوتوں پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اپنی بشری کمزوریوں سے ڈرتے رہنا چاہیئے کہ کہیں ایسا نہ ہو ہم اپنی بشری کمزوریوں کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی رحمت سے خود کو محروم کر دیں۔ اور اس طرح اسلام کی فتح کا دن قریب لانے کی بجائے ہماری سستیاں انہیں دور لے جائیں۔ اس لئے بڑی عمر کے احباب جماعت جو ۲۵ سال سے زائد عمر کے ہیں وہ سو بار استغفار پڑھا کریں اور ان میں سے جو چھوٹی عمر کے ہیں ۱۵ سے ۲۵ سال کی عمر کے، ۳۳ بار اور ۱۵ سے کم عمر والے ۱۱ بار استغفار پڑھا کریں۔ اس کے بعد میں نے جماعت کو کم از کم تعداد مقرر کئے بغیر یہ تحریک کی تھی کہ

یہ دُعا کثرت سے پڑھیں

"رَبِّ كُلُّ شَيۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنَا وَانۡصُرۡنَا وَارۡحَمۡنَا"

میں آج ایک تو یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ سال ختم ہونے والا ہے دوست دعائیں چھوڑیں نہ! بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ دنیا میں جو حالات رونما ہو رہے ہیں، ان کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان دعاؤں کو کم کرنے کی بجائے اور بھی زیادہ کریں۔ کم سے کم کی تعداد تو میں وہی رکھنا چاہتا ہوں، بڑھانا نہیں چاہتا۔ لیکن خدا تعالےٰ جن لوگوں کو ہمت اور توفیق دے۔ اور جن کے دلوں میں اسلام کی محبت اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا شعلہ پہلے سے

زیادہ شدت سے بھڑک رہا ہو وہ پہلے سے زیادہ کثرت کے ساتھ حمد اور تسبیح اور درود کا ورد کریں۔

اس کے علاوہ میں آج

ایک نئی دعا بھی ان دعاؤں میں شامل کرنا چاہتا ہوں

دوست اس دعا کو بھی کثرت کے ساتھ پڑھیں اور وہ یہ ہے۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ - (البقرہ ۲: ۲۵۱)

یہ دعا قرآن کریم میں روایتاً ہی بیان ہوئی ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ ہی انبیاء علیہم السلام کو دعائیں سکھاتا رہا ہے۔ اور جب ان کو قرآن کریم میں دوہرایا گیا ہے تو اسی غرض سے دوہرایا گیا ہے کہ ایک مسلمان بھی ان دعاؤں کی طرف متوجہ ہو اور ان کے ذریعہ سے

اللہ تعالےٰ کی مدد اور نصرت

کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

اللہ تعالےٰ نے ہمیں اس دعا میں یہ سکھایا ہے کہ یہ دعا کیا کرو کہ اے خدا! ہمیں کمالِ صبر عطا کر اور ہمیں ثبات قدم بخش۔ پاؤں میں کبھی لغزش نہ آئے اور وہ جو تیرے اور تیرے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر اور مخالف اور تیری توحید کے خلاف اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے خلاف منصوبے باندھنے والے اور سازشیں کرنے والے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں خود ہماری مدد کو آ۔ تاکہ تیری توحید قائم ہو۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عظمت کو انسان کا دل تسلیم کرنے لگے۔ اور وہ آپ کی برکات اور فیوض سے حصہ لے

اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا

اَفْرِغ کے اصل معنے

تو یہ ہیں کہ جب کنوئیں سے ڈول میں پانی نکالا جائے۔ تو اس کو اس طرح انڈیلا جائے کہ وہ خالی ہو جائے۔ یعنی پورے کا پورا پانی ڈال دیا جائے۔ پس اس ڈول کو خالی کر دینے کو افراغ کہتے ہیں۔ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا کے یہ معنے ہوں گے کہ ہمیں صبر کا کمال عطا کر ہم پر سارے کا سارا صبر نازل کر۔

قرآنی محاورہ میں صبر کے بہت سے معانی ہیں۔ صبر کے ایک معنی یہ ہیں کہ اپنے نفس کو سختی کے ساتھ احکام شریعت کا پابند بنایا جائے۔ اور ہوائے نفس اور نفسانی خواہشات کے خلاف کمال مجاہدہ کیا جائے۔ یعنی اوامر کی اتباع اور پیروی اور تعمیل احکام اور جو نواہی ہیں ان سے پورے طور پر بچنا اور اپنے نفس کے خلاف مجاہدہ کرنا کہ وہ کہیں ہوائے نفس کا شکار نہ بن جائے۔ اور یہ سب کچھ رضائے الٰہی کی خاطر کرنا۔

تو دعا یہ ہے کہ اے خدا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا

ہمیں اس رنگ میں کمالِ صبر عطا کر

کہ ہم تیری شریعت کے کامل اور سچے متبع بن جائیں۔ اور وہ راہیں جو تیری ناراضگی کی طرف لے جانے والی ہیں ان راہوں کو اپنے نفس پر کلی طور پر مسدود کر لیں۔ ہوائے نفس کا شکار نہ بنیں۔ اور یہ اس لئے نہ کریں کہ ہمیں دنیا کے اموال ملیں اور ہمارے دل میں اس دنیا کی لذتوں کی جو خواہش ہے وہ پوری ہو۔ بلکہ یہ اس لئے کریں کہ ہمیں تیری رضا مل جائے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا کی دعا کرتے رہا کرو کہ اللہ تعالےٰ تمہیں توفیق دے کہ اوامر پر کاربند رہو۔ اور نواہی سے بچتے رہو کہ عمل کی توفیق اسی وقت ملتی ہے۔ جب اللہ تعالےٰ دیتا ہے اور دعا سے اسے حاصل کرنا چاہیئے۔

صبر کے ایک معنے

یہ ہیں (اگر اس پہلے معانی کو دوکھہ دیں یعنی شریعت کے احکام کی پابندی اور نواہی سے بچنا تو) اس کے تیسرے معنی یہ ہوں گے کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں جو مصائب آئیں ان سے انسان گھبرائے نہیں۔ بلکہ انہیں بشاشت کے ساتھ برداشت کرے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ جب تم میری شریعت پر عمل کرو گے اور منکر سے بچو گے۔ جب تم میری بتائی ہوئی تعلیم کی دنیا میں اشاعت کرو گے۔ جب وہ دنیا جو نفس پرستی اور عیش پرستی میں محو ہے۔ ان کو ان کی برائیوں سے روکو گے۔ تو یقیناً وہ تمہارے خلاف ہر قسم کے منصوبے کریں گے۔ سازشیں کریں گے۔ ان کے شر سے بچنے کے لئے مجھ سے دعا کرو۔ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا کہ اے ہمارے رب! ہم تیرے منہ کی خاطر تیرے حکم پر کاربند ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور تیری ناراضگی کے خوف سے، تیری بتائی ہوئی نواہی سے بچتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ اندھی دنیا ستانے لگ جاتی ہے۔ ہمیں دُکھ دینے لگ جاتی ہے۔ یہ نہیں چاہتی کہ تیرا بول بالا ہو۔ تیری شریعت قائم ہو۔ یہ اندھی دنیا نہیں چاہتی کہ اسلام کی جو مسرتیں ہیں وہ انہیں ملیں کیونکہ اس طرح انہیں دنیا کی مسرتیں اور لذتیں اور عیش چھوڑنے پڑتے ہیں۔ ہم تجھ سے یہ التجا کرتے ہیں کہ اگر اس راہ میں مصائب آئیں جب کہ الٰہی جماعتوں پر آیا کرتے ہیں۔ تو پھر ہمیں اپنے فضل سے یہ توفیق دینا کہ ہم اُن مصائب کے مقابلہ میں صبر سے کام لیں۔ اور ہمارے دل گھبرا نہ جائیں اور ہم ان مصائب کے وقت ایسا نمونہ دکھائیں کہ دنیا پر ان کا اچھا اثر ہو اور دنیا یہ سمجھنے لگے کہ جب خدا کے اتنے کمزور بندے ہر قسم کے مصائب کو برداشت کر رہے ہیں۔ تو

ضرور کوئی بات ہے

ان کی توجہ اس طرف پھرے کہ یہ تہی دست اور قوتوں سے خالی ہیں۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے پیچھے کوئی ایسی قوت اور طاقت ہے جس قوت اور طاقت کا انسان مقابلہ نہیں کر سکتا۔

پس صبر کے ایک معنے ہیں دشمن کے منصوبوں اور سازشوں کا حوصلے اور جرأت کے ساتھ مقابلہ کرنا۔ اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا کہ یہ دعا کرتے رہا کرو کہ اے ہمارے رب!

اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا

جو منصوبے اسلام کے خلاف باندھے جائیں جو سازشیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کی جائیں۔ تو ہمیں حوصلہ اور جرأت عطا کر کہ ہم ان کا مقابلہ کریں اور انہیں تیرے فضل سے ناکام بنا دیں۔

پھر

صبر کے چوتھے معنی

اُس امتحان کے ہیں جو اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کا لیتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے یہ بیان ہوا ہے کہ صرف ایمان کا اقرار اور دعوے یا اعلان

جو ہے وہ تمہارے کام نہیں آئے گا۔ تمہارے ایمان کی صداقت کو پرکھنے کے لئے تمہارا امتحان لیا جائے گا اور وہ امتحان مختلف طریقوں سے ہوگا۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ حوادثِ زمانہ کی شکل میں امتحان کا پرچہ ڈالے گا۔ بچے فوت ہو جائیں گے۔ حوادث آئیں گے۔ فصلیں تباہ ہو جائیں گی۔ تجارتوں میں گھاٹے پڑیں گے۔ لوگ طعنے دیں گے کہ مسلمان ہوگئے، احمدی ہوگئے دیکھو! تمہیں کتنی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تو خالی دعویٰ کافی نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ تمہارا امتحان لے گا اور تمہیں حوادثِ زمانہ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اُس وقت پورے صبر سے ان حوادث کو برداشت کرنا تمہارا کام ہے۔ تمہارا سینہ ایسے امتحان کے وقت تنگ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ تمہارے سینہ میں ایک بشاشت پیدا ہونی چاہیئے کہ خدا نے میرا امتحان لیا اور خدا نے اپنے فضل سے مجھے توفیق دی کہ میں اس کے اس امتحان میں کامیاب ہو جاؤں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یہ دعا کرتے رہو "اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا" کہ اے ہمارے رب! تُو جب بھی ہمارا امتحان لینا چاہے ساتھ ہمیں اس کی توفیق بھی دے کہ ہم تیرے اس امتحان میں کامیاب بھی ہوں اور جو ہمارے حقیر اعمال ہیں اُن کا نتیجہ تیری خوشنودی اور رضا کی شکل میں نکلے۔

صبر کے پانچویں معنے ہیں

زبان پر قابو رکھنا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یہ دعا کرتے رہو "اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا" کہ اے خدا ہمیں اس بات کی قوت بخش کہ ہم اپنی زبان کو اپنے قابو میں رکھیں اور اسلام کی اشاعت میں اور اسلام کے حق میں جو جدّوجہد کی جائے اُس کے وہ پہلو جو اخفاء میں رکھے جانے چاہئیں ہم اُنہیں اخفاء میں رکھیں اُن کو ظاہر نہ کریں اور تُو نے ہماری زبان پر جو پابندیاں لگائی ہیں ہم صبر کے ساتھ اُن پابندیوں کو اُٹھانے والے ہوں۔

صبر کے چھٹے معنے ہیں

برداشت کے ساتھ انتظار کرنا، بے صبری نہ دکھانا۔ سو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یہ دعا کرتے رہا کرو کہ

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا

اے ہمارے رب! ہمیں کمال صبر عطا کر۔ تُو نے ہم سے بہت سے وعدے کئے ہیں جو اپنے وقت پر پورے ہوں گے ایسا نہ ہو کہ ہمارے نفس جلدی کی خواہش کریں اور وہ یقین جو ایک مومن کے دل میں اپنے ربّ کے وعدوں پر ہونا چاہیئے وہ یقین قائم نہ رہے اور ہم بے صبری دکھائیں اور پھر بے صبری کے نتیجہ میں ایسے بول بول دیں یا ایسے اعمال کر لیں جو تجھے ناراض کر دیں اور ہم تیری بشارتوں سے محروم ہو جائیں۔ پھر تُو کوئی اَور قوم یا کوئی اَور نسل پیدا کرے جو تیرے وعدوں کی حامل ہو۔ جن کے حق میں تیری بشارتیں پوری ہوں۔ اے خدا ایسا نہ ہو بلکہ ہمیں صبر کے ساتھ انتظار کرنے کی توفیق عطا کر اور ہمیں اس میں بھی کمال بخش تا ہم بے صبری کی مضرات سے بچنے والے ہوں اور صبر کے ساتھ تیرے وعدوں کا انتظار کرنے والے ہوں۔ کیونکہ تُو اپنے وعدوں کا سچا ہے۔ تُو نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کیا کہ اسلام کو تمام دنیا میں غالب کرے گا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عظمت سب انسانوں کے دلوں میں بٹھائے گا۔ اِس آسمانی فیصلے کا اِس دُنیا میں اجراء تو ضرور ہوگا لیکن اپنے وقت پر ہوگا۔ اُس کے لئے ہمارے امتحان لئے جائیں گے۔ اس کے لئے ہم سے مجاہدے طلب کئے جائیں گے۔ اس کے لئے ہمیں مصائب میں سے گزرنا پڑے گا۔ اس کے لئے ہمیں ان منصوبوں اور سازشوں کے خلاف تدابیر کرنی پڑیں گی جو اسلام اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف کی جا رہی ہیں۔ اے خدا! تُو ہمیں ہر حالت میں اور ہر معنے میں صبر کی توفیق عطا کر۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

صبر کے جو مختلف معنے مفرداتِ راغب میں بیان کئے ہیں وہ دراصل مختلف آیاتِ قرآنی کی تفسیر

ہی ہیں۔ اور جب ہم قرآنِ کریم پر غور کرتے ہیں تو ان معانی کو خود قرآن کریم میں پاتے ہیں۔ جیسا کہ سورۂ یونس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاتَّبِعْ مَا یُوْحٰٓی اِلَیْکَ وَاصْبِرْ حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ وَھُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ۔ (یونس ۱۰ : ۱۱۰)

اس میں پہلے معنے جو شریعت کے احکام پر سختی سے کاربند رہنے کے ہیں اُس کی طرف اشارہ ہے کہ جو وحی تمہاری طرف کی گئی ہے۔ قرآنِ کریم کی شریعت نے جو احکام تمہارے سامنے رکھے ہیں ان کی اتباع کرو۔ "وَاصْبِرْ" اور پُورے مجاہدہ کے ساتھ، پورے زور کے ساتھ اپنے نفسوں کو احکامِ شریعت کا جو دائرہ ہے اس کے اندر باندھے رکھو اور قید رکھو۔ بے قیدی کی زندگی نہ گزارو۔ یعنی اتباعِ وحیِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں صبر سے کام لو۔ یعنی پُورے طور پر اپنے نفسوں پر زور دے کر شریعت کی پابندی کرو اور شریعت کا جوا اپنی گردن پر رکھو اور بے قید زندگی گزارنے کی کوشش نہ کرو۔

"وَاصْبِرْ حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ"

اور اس میں چھٹے معنے بھی آجاتے ہیں جو مَیں نے ابھی بیان کئے ہیں کہ تم صبر کے ساتھ انتظار کرو۔ ہوگا وہی جو خدا نے چاہا اور پسند کیا۔ ہوگا وہی جس کا اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے لیکن ہوگا وہ اپنے وقت پر۔ اس واسطے بے صبری نہ دکھاؤ۔ صبر سے کام لو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ فیصلہ کرے۔

"وَھُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ"

اور بہترین فیصلہ وہی کیا کرتا ہے۔ دُنیا فیصلے کرتی اور اس کے فیصلے ٹوٹ جاتے ہیں۔ دُنیا کامیابیوں کی خواہش رکھتی اور ناکامیوں اور نامرادیوں کا مُنہ دیکھتی ہے لیکن

اللہ تعالےٰ جب کسی چیز کا فیصلہ کر دیتا ہے

تو وہ "خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ" جو فیصلہ کرتا ہے وہی ہوتا ہے۔ لیکن ہوتا اُس وقت ہے جو اُس فیصلے کے ہونے کے لئے مقدّر ہو۔ تمہیں بشارتیں دی گئی ہیں۔ اپنے وقت پر پُوری ہوں گی۔ لیکن تمہیں صبر سے انتظار کرنا پڑے گا۔ تمہیں صبر کے ساتھ امتحانات میں سے گزرنا پڑے گا۔ مصائب کو برداشت کرنا پڑے گا مخالف کے منصوبوں اور سازشوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ ہوائے نفس سے بچنا پڑے گا۔ نفس کو مارنا پڑے گا۔ خدا کے لئے موت کو اختیار کرنا پڑے گا تا تمہیں ایک نئی زندگی ملے۔ اور احکامِ شریعت پر سختی کے ساتھ پابند رہنا پڑے گا یہ کرنا پڑے گا اگر تم نے ان بشارتوں کا وارث اور حامل بننا ہے۔ تو

"وَاصْبِرْ حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ"

صبر سے کام لو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کا فیصلہ ہو جائے اور فیصلے کا اجراء ہو جائے اور وہ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ ہے اس کے فیصلوں کے وقت کی تعیین وہی

جانتا ہے اور اس کے فیصلے حق و حکمت سے پُر ہوتے ہیں اور بھلائی سے معمور ہوتے ہیں۔

صبر کے ایک معنے، مصائب کو خدا کی راہ میں برداشت کرنا اور اُن پر گھبراہٹ ظاہر نہ کرنا ہے۔ اس کے متعلق سورۂ لقمان میں فرمایا:۔

وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔

(لقمٰن ۳۱ : ۱۸)

کہ تجھے خدا کی راہ میں جو تنگی و ترشی، دُکھ اور مصیبت پہنچے اُس پر صبر سے کام لے اور یقیناً یہ بات ہمت والے کاموں میں سے ہے اور اللہ تعالےٰ ان لوگوں ہی کو پسند کرتا ہے جن کے اندر ایک عزم ہوتا ہے، جن کے اندر یہ یقین ہوتا ہے کہ میں خدا کے لئے اپنی زندگی گزار رہا ہوں۔ اور جو شخص خدا کے لئے اپنی زندگی کو گزارتا ہے وہ ناکام اور نامراد نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کی بشارتیں اس کے حق میں پوری ہوتی ہیں اور وہی جماعت آخر کار دُنیا میں کامیاب ہوتی ہے جس جماعت کے متعلق خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ ہو کہ وہ اُسے کامیاب کرے گا

خدا تعالےٰ کا آسمانوں پر یہ فیصلہ ہے

اور زمین پر اس فیصلے کا اجراء ہوگا کہ اسلام ساری دنیا میں غالب آجائے اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمت سے اس فیصلے کے اجراء کے لئے ایک زمانہ مقرر کیا ہے اور اس فیصلے کے اجراء میں ہمیں شامل کرنے کے لئے اور ان بشارتوں کا حامل بننے کے لئے اُس نے بہت سی ذمہ داریاں عائد کی ہیں اور ایک مومن اُن ذمہ داریوں کی ادائیگی سے گھبراتا نہیں۔ وہ سختیوں کو برداشت کرتا اور مصائب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا اور آگے سے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے قادر و توانا رب پر محکم یقین رکھتا ہے اور ان مصیبتوں کو کچھ چیز نہیں سمجھتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ وقتی اور عارضی اور زائل ہونے والی چیزیں ہیں اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے نعمتوں کا جو وعدہ دیا گیا ہے وہ لازوال نعمتیں ہیں وہ عارضی نعمتیں نہیں ہیں۔ وہ پائیدار رضا اور خوشنودیٔ الٰہی ہے۔

وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

میں نے کہا ہے کہ صبر کے ایک معنے یہ ہیں کہ زبان کو قابو میں رکھا جائے۔ زبان زیادہ تر اس وقت بے قابو ہوتی ہے جس وقت ایک دوسری بے قابو زبان انسان پر اندھا دھند وار کر رہی ہوتی ہے۔ طبیعت میں ایک جوش اور غصہ پیدا ہوتا ہے اور زبان سختی کے مقابلہ میں سختی کی طرف جھک جاتی ہے لیکن ہمارا خدا ہمیں کہتا ہے:۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ (طٰہٰ ۲۰ : ۱۳۱)

جو کچھ بھی وہ کہتے ہیں۔ تمہیں غصہ تو آئے گا۔ تمہارے نفسوں میں جوش تو پیدا ہوگا۔ تمہاری زبان بے قابو ہونے کے لئے تڑپ رہی ہوگی مگر اُس زبان پر وہ لگام ڈالے رکھو جو لگام میں نے تمہیں دی ہے۔ اُسے بے قابو نہ ہونے دو۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ

صبر سے کام لینا۔ کیونکہ جب تم زبان کو قابو میں رکھو گے تو آسمان سے کئی زبانیں تمہارے حق میں کھلیں گی اور فرشتے آئیں گے اور ان دکھوں کا جواب ان گالیوں کا جواب، ان سختیوں کا جواب فرشتے دیں گے۔ لیکن اگر تمہاری زبان بے قابو ہوگئی تو پھر تم فرشتوں کی مدد سے محروم ہو جاؤ گے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زبان کو قابو میں رکھنے کے لئے ہم تمہیں ایک تدبیر بتاتے ہیں۔

ہم تمہیں ایک نسخہ دیتے ہیں

جب زبان سختی کے مقابلہ میں سختی کرنا چاہے تو یہ نسخہ استعمال کرو۔

سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ (طٰہٰ ۲۰ : ۱۳۱)

تم اپنی زبان کو اس وقت اپنے رب کی حمد میں لگا دو اور اس کی تسبیح میں لگا دو اسی آیت کے آخر میں فرمایا

لَعَلَّكَ تَرْضٰى (ایضاً)

یعنی اُس وقت اس غرض سے حمد اور تسبیح شروع کر دو تا کہ تم خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرو۔ پس زبان کو قابو میں رکھنے اور زبان کی سختیوں اور زبان کے طعنوں اور زبان کی ایذاء، اور زبان کے وار کا مقابلہ زبان سے نہیں کرنا

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ

دشمن طعنہ دے گا۔ دشمن زبان سے سختی کرے گا، افتراء کرے گا، اتہام لگائے گا، سینوں کو چھلنی کر دے گا۔ لیکن تمہاری زبان اُن زبانوں کا مقابلہ کرنے کے لئے نہیں بنائی گئی بلکہ تمہارے مُنہ میں زبان اس لئے رکھی گئی ہے کہ

سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

کہ خدا کی حمد کرتے رہو اور اس کی تسبیح بیان کرتے رہو۔ پس جب غیر کی زبان، مخالف کی زبان اسلام پر ناجائز اعتراض کر کے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف بے ہودہ افتراء باندھ کر تمہارے دلوں کو دُکھائے تو تمہاری زبان اپنے قابو میں رہے اور اس کو قابو میں رکھنے کے لئے اُس زبان سے خدا کی حمد اور اُس کی تسبیح کے ترانے گانے شروع کر دو۔

ہمیں بعض دوسری آیات سے بھی پتہ لگتا ہے کہ

صبر کا حمد اور تسبیح سے بڑا تعلق ہے

جیسا کہ آیہ مذکورہ یعنی

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

میں بھی بڑی وضاحت سے بیان ہوا ہے۔ اور بعض دوسری آیات میں بھی صبر یا صبر کی بعض اقسام کا بڑی وضاحت کے ساتھ حمد اور تسبیح سے تعلق ظاہر کیا گیا ہے اس لئے مجھے خیال آیا کہ جہاں ہم نے تسبیح اور تحمید کرنی ہے وہاں حصولِ صبر کے لئے بھی دعا کریں۔ اس دعا میں بڑی گہرائی اور بڑی وسعت ہے کہ

"رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ"۔

اُن آیات میں جو میں نے بعد میں دوستوں کے سامنے رکھی ہیں اللہ تعالیٰ نے صبر کے مختلف معانی اور اس کی حکمتیں بیان کی ہیں "رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا ۔۔۔ الخ" دعائیہ الفاظ میں ہے ہمیں اس طرف متوجہ کرنے کے لئے اور ہمارے دل میں ایک تڑپ پیدا کرنے کے لئے کہ ہمیں صبر کے حصول کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالےٰ سورۂ نحل میں فرماتا ہے:۔

وَاصْبِرْ

صبر کرو۔ لیکن اللہ کی توفیق کے بغیر تم صبر نہیں کر سکو گے۔

"وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ"

اللہ کی مدد کے بغیر تم صبر کر نہیں سکتے۔ اس واسطے جب ہمارے اس حکم کی تعمیل کرنا چاہو کہ صبر سے کام لو تو تمہارے لئے ضروری ہو کہ خدا کے حضور جھکو کہ اے خدا! تُو نے ہمیں (اُن تمام معانی میں جن کا ذکر میں نے ابھی کیا ہے) صبر کرنے کا حکم دیا ہے لیکن ہم کمزور بندے جانتے ہیں اور تُو بھی جانتا ہے کہ اپنے طور پر صبر کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں۔ اس لئے تُو ہماری مدد کر۔

"وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ" کے تقاضا کے مدِّنظر اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھا دی کہ

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا الخ"

اے ہمارے رب! ہمیں کمال صبر عطا کر کیونکہ خود ہی دوسری جگہ فرمایا تھا:۔

"وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ"

اللہ کی مدد کے بغیر صبر نہیں ہو سکتا۔ صبر کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ کی مدد کو اگر ہم اپنے الفاظ میں حاصل کرنے کی کوشش کریں تو الفاظ کے نقص کی وجہ سے شاید اس کو پا نہ سکیں۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کی بتائی ہوئی دعا کے ذریعہ صبر کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور چونکہ خدا تعالےٰ کے کلام میں جو دعائیں ہوتی ہیں وہ کامل ہوتی ہیں اس لئے اس کامل دعا کے نتیجہ میں اگر ہم خلوص نیت کے ساتھ اور عاجزی اور تضرع کے ساتھ اس دعا کو کریں، اس حقیقت اور ان معانی کو سمجھتے ہوئے جو اس میں بیان کئے گئے ہیں تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ دعا ہمارے حق میں پوری ہو جائے گی اور اسی لئے اللہ تعالےٰ نے خود وہ دعا سکھا دی یہ بتانے کے بعد کہ "وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ"۔ صبر خدا کی مدد کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ اللہ کی مدد کیسے حاصل کرنی ہے؟ خدا تعالیٰ کہتا ہے دعائیں تمہیں سکھا دیتا ہوں جو یہ ہے:۔

"رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا"

اب اس سے فائدہ اُٹھانا تمہارا کام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ یہاں فرماتا ہے کہ:۔

"وَمَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ" (النحل ۱۶: ۱۲۸)

کہ جب خدا کی مدد اور خدا کے فضل سے اُس دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں جو صبر کے حصول کے لئے ہم نے تجھے سکھائی ہے تو صبر کی طاقت پائے تو

"وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ"

دشمن کے جو حالات ہیں وہ تجھے اس غم میں نہ ڈالیں کہ کہیں اسلام کو وہ نقصان نہ پہنچا دیں، اور جو تدبیریں وہ کرتے ہیں اُن کی وجہ سے تُو کوئی تکلیف محسوس نہ کرے

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب میری ہدایت کے مطابق تم صبر کرو گے تو میں تمہارے اس غم کو دُور کرنے کے سامان پیدا کر دوں گا کہ کہیں دشمن اپنی مخالفانہ تدابیر میں کامیاب نہ ہو جائے اور تمہیں دل کے اس درد اور دل کے اِس احساس سے بھی نجات دے دوں گا کہ

مِمَّا يَمْكُرُوْنَ (النحل ۱۶: ۱۲۸)

ان کی جو سازشیں ہیں اُن سے اسلام کو اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو کہیں نقصان نہ پہنچ جائے، نہ ان کے مکر کامیاب ہوں گے۔ نہ ان کے منصوبے اپنی مُراد کو پہنچیں گے۔ اگر تم میری ہدایت کے مطابق صبر سے کام لو گے اور اس صبر کو دعا کے ذریعہ سے کمال طور پر حاصل کر لو گے تو پھر جو دشمن کے منصوبے اور سازشیں ہیں وہ کامیاب نہ ہوں گی۔

تمہیں جو خوف اور غم ہے وہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ یاد رکھو کہ

"اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ" (البقرہ ۲: ۱۵۴)

اللہ تعالےٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

"وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ" (آلِ عمران ۳: ۱۴۷)

اور اللہ تعالےٰ صبر کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے اور جس کے ساتھ اللہ ہو اور جسے اللہ کا پیار حاصل ہو اُس کو دُنیا کا کوئی مکر نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ

"وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا"

(آل عمران ۳: ۱۲۱)

اگر تم صبر سے کام لو گے اور اللہ ہی کو اپنی ڈھال بناؤ گے اور اس کی پناہ میں آجاؤ گے تو دشمن جتنے چاہیں منصوبے کرتے رہیں، سازشیں کرتے رہیں، مکر کرتے رہیں۔

"لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا"

پس اس آیت میں بڑا زبردست وعدہ ہے جو ایک مومن کو دیا گیا ہے دشمن جو مرضی تدبیر کریں، مکر کریں، سازش کریں، منصوبہ باندھیں

"لَا يَضُرُّكُمْ"

وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اگر تم صبر سے کام لو گے۔ اگر تم حقیقتاً اللہ کی پناہ میں آجاؤ گے تو شیطان اور اس کی ذرّیت کے وار کبھی تمہارے خلاف کامیاب نہیں ہوں گے پس اُس کی پناہ میں آنے کی کوشش کرو۔ اُس کی ہدایت کے مطابق صبر کے شامیانوں کے نیچے خود کو لے آؤ۔

دوسرے اللہ تعالےٰ نے یہ دعا سکھائی "ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا"۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر کرو اور

صبر پر دوام کے حصول کے لئے بھی دعا کرو

یعنی یہ بھی دعا کرو کہ تمہیں کمالِ صبر کی توفیق ملے اور یہ بھی دعا کرو کہ تمہیں صبر پر دوام کی توفیق بھی ملے۔ ہمیشہ ملتی رہے۔ یہ نہیں کہ چند سال تو خدا کے لئے تکالیف برداشت کر لیں اور پھر دل ٹوٹ گیا اور ہمت ہار بیٹھے اور جو کچھ حاصل کیا تھا وہ بھی کھو بیٹھے اور انجام بخیر نہ ہوا۔ اس واسطے ثباتِ قدم کے لئے دعائیں کرتے رہا کرو اور ثباتِ قدم خدا کے فضل سے اس کو ملتا ہے جو صبر سے کام لیتا ہے۔

سورۂ محمد میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ" (محمد ۴۷: ۸)

اے مومنو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو یقیناً تمہیں اس کی مدد حاصل ہو جائے گی۔ اور جب اس کی مدد حاصل ہو گی تو تمہیں ثباتِ قدم بھی مل جائے گا۔ یہاں

"اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ"

کا فقرہ استعمال کیا گیا ہے اور مفرداتِ راغب ہمیں بتاتی ہے کہ جب قرآنِ کریم نے یہ محاورہ استعمال کیا ہو کہ انسان اگر اللہ کی مدد کرے۔ وہ اللہ جو کہ قادر مطلق اور غنی اور بے نیاز ہے اس کو اللہ کی مدد ملتی ہے۔ تو جب یہ محاورہ استعمال کیا گیا ہو کہ جو شخص اللہ کی مدد کرے تو یہ نتیجہ نکلے گا یا وہ نتیجہ نکلے گا تو اُس کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ اللہ تعالےٰ بندے کی مدد کا محتاج ہے بلکہ

اُس کے معنے ہوتے ہیں

اوّل یہ کہ اس کے بندے کی مدد کرے

دوسرے یہ کہ اُس کے دین کی مدد کرے

تیسرے یہ کہ اپنی مدد کرے اللہ کی قائم کردہ حدود کی حفاظت کرنے سے۔ اپنی مدد کرے اُس عہد کی رعایت کرنے سے جو اس نے اپنے رب سے باندھا ہے۔ پس اللہ کی مدد کرنے کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اللہ کے احکام کا جوا اپنی گردن پر رکھ لے

رجا باتوں سے اللہ نے اُسے روکا ہے اُن سے وہ بچے یہ معنی ہیں اللہ کی مدد کرنے کے۔ اور یہی معنے جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں صبر کرنے کے ہیں۔ یعنی صبر اور نصرت ایک مفہوم کے لحاظ سے قریباً ہم معنے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ اگرچہ یہاں نصرت کا لفظ استعمال کرتا ہے لیکن اُسی معنے میں استعمال کرتا ہے جس معنے میں صبر کے لفظ کو بھی استعمال کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بالفاظ دیگر یہ فرمایا کہ

"اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ"

اگر تم صبر سے کام لوگے یَنْصُرْکُمْ تو وہ تمہاری مدد کو آئے گا۔ اور اُسی کی مدد کا ایک نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہیں نیکیوں پر دوام حاصل ہو جائے گا۔ تمہیں مصائب کے برداشت کرنے کی اور دُکھوں اور سازشوں اور دشمن کے مکر کے برداشت کرنے کی اور زبان کو قابو میں رکھنے کی دائمی قوت عطا ہو جائے گی، ثباتِ قدم عطا ہوگا یعنی یہ نہیں کہ ایک سال تو تمہیں طاقت ملی اور اگلے سال پھر تم جہنم میں چلے جاؤ۔ بلکہ جب تم اللہ کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے تو تمہارا ثباتِ قدم تمہیں اِس جنت سے پھر نکلنے نہیں دے گا کیونکہ وقت جو بھی تقاضا کرے گا تم اُس کو پورا کرنے والے ہوگے۔

آج دین اسلام کے غلبہ کے لئے جو تقاضا کرتا ہے

ہماری جماعت کا فرض ہے

وہ اس کو پورا کرے اور خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر صبر سے کام لوگے تو تمہیں ثباتِ قدم عطا ہوگا پھر تم نیکیوں پر ایک دوام پاؤ گے اور رضائے الٰہی کے حصول کے بعد تمہیں اس کی ناراضگی کبھی نہیں ملے گی۔

پھر فرمایا:-

"وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ"

اسلام کا جو منکر اور مخالف ہے وہ اسلام کو کمزور کرنے کے لئے جو بھی تدبیر کرے اس کے خلاف ہماری مدد کر۔

غرض اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میں مدد تو کرتا ہوں لیکن میں مدد ان لوگوں کی کرتا ہوں جو میرے احکام کو مانتے اور میری خاطر اور میرے حضور ہر قسم کی مطلوبہ قربانیوں کو پیش کرتے ہیں اور تم اس کی توفیق بھی مجھ سے ہی پا سکتے ہو اس لئے تم دعا کرتے رہا کرو۔

"رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ"

پس میں آج اس دعا کے کرنے کی تحریک کر رہا ہوں۔ اس دعا کے جو وسیع معانی ہیں میں نے ان کو ایک حد تک بیان کر دیا ہے۔ ان معانی کو ذہن میں رکھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور جس حد تک ممکن ہو یہ دعا کریں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ دن میں کم از کم ۳۳ بار یہ دعا کریں۔ اس پر زیادہ وقت نہیں لگے گا اور یہ کام زیادہ قربانی نہیں چاہتا لیکن اگر آپ ان معانی کو ذہن میں رکھ کر یہ دعا کریں تو یہ بات بڑی برکتوں کا موجب ہوگی۔

اِس وقت

ایک بڑی وسیع اور گہری سازش

اسلام کے خلاف ہو رہی ہے جو دراصل پہلے عیسائیت کے خلاف تھی جو بہت حد تک کامیاب ہو گئی۔ اب اُس نے اپنا رُخ اسلام کی طرف پھیرا ہے اور اس سازش کی تفاصیل جب سامنے آتی ہیں تو انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور انسان کو اپنی کمزوری اور بے بسی کا شدت سے احساس ہونے لگتا ہے اور انسان کا ذہن پریشان ہو جاتا ہے کہ اتنی بڑی بین الاقوامی سازش کا اسلام ہمارے ذریعہ سے (کیونکہ خدا نے ہمیں اس کام کے لئے منتخب کیا ہے) کس طرح مقابلہ کرے گا۔ تب اللہ تعالےٰ ہمت بڑھانے کے لئے عزم کو پیدا کرنے کے لئے اور اپنے وعدوں پر پختہ یقین پیدا کرنے کے لئے ان دعاؤں کی طرف توجہ دلا دیتا ہے اور میرا یہ فرض ہے کہ جماعت کو کہوں کہ یہ دعائیں کرو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان دعاؤں کے نتیجہ ہی میں اگر وہ خلوصِ نیت سے کی جائیں اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے کی جائیں ہمیں ان ذمہ داریوں کو نبھانے کی توفیق عطا کرے گا جو اس نے ہم پر ڈالی ہیں۔ ہمیں ہر معنے میں، ہر حالت میں ہر وقت میں صبر کی توفیق عطا کرے گا ثباتِ قدم دے گا اور ایسے افعال کی توفیق دے گا کہ جس کے نتیجہ میں اس کی مدد انسان کو مل جاتی ہے۔ اگر یہ دعائیں نہ ہوتیں اگر اللہ تعالیٰ کا سہارا نہ ہوتا۔ اگر اللہ تعالےٰ کی قدرتوں اور طاقتوں پر یقین نہ ہوتا تو انسان ایک لحظہ کے لئے سوچ نہ سکتا کہ اسلام کے خلاف اتنی عظیم سازش ناکام ہو کر رہ جائے گی۔

مجھے

ایک اور سازش

کی تفاصیل کا ابھی چند دن ہوئے علم ہوا۔ اور جب میں نے پڑھا میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ پھر جب میں نے قرآن کریم کو دیکھا تو ہر وہ بات جس کا ذکر سازش میں کیا گیا ہے اس کا رد میں نے قرآن کریم میں پا لیا اور اس سے دل کو تسلی ہو گئی کہ اس علام الغیوب نے اس سے قبل کہ اسلام کے خلاف اس پرانی سازش کی تفصیل کا اظہار ہو ہمارے دل کی تسلی کے لئے اس سازش کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کر کے ان کی ناکامی کے متعلق بشارت یا وعدہ دیا ہوا ہے۔

پس انسان بڑا کمزور ہے اور اللہ تعالےٰ عظیم قدرت اور عظیم شان والا ہے۔ خود سوچو کہ ہمارے جیسے کمزور انسانوں کو خدا یہ کہے کہ میں تمہارے ذریعہ سے اسلام کو غالب کرنے والا ہوں۔ انسان کے کان میں جب یہ آواز پہنچتی ہے تو عقلمند انسان پر اسی وقت ایک موت وارد ہو جاتی ہے۔ لاشئی محض ہونے کا احساس بیدار ہو جاتا ہے کہ خدا تعالےٰ اپنی قدرتوں کو نیم مُردہ سے ظاہر کرنا چاہتا ہے یعنی ایک خسیس کے ذریعہ اپنی کامل قدرتوں کو ظاہر کرنا چاہتا ہے اور انتخاب کر لیا ہے میرے اور تمہارے جیسے انسانوں کا۔ پھر خدا تعالےٰ ایک یقین بخشتا ہے، عرفان عطا کرتا ہے، تدبیریں سمجھاتا ہے۔ خود دعائیں بتا دیں کہ یہ دعائیں پڑھو میرے حضور آؤ۔ اپنے پر موت وارد کرو۔ پھر موت وارد کرنے کے طریقے بتا دیتا ہے، میری رضا کو حاصل کرو۔ رضا کے حصول کے لئے دعائیں اور تدابیر سکھا دیتا ہے، ایک کمزور میں

اپنی کامل قدرتوں کا جلوہ

دکھا کے دنیا کو اس بات کے تسلیم کرنے پر مجبور کر دیتا ہے کہ اس ذرہ ناچیز نے ایک روحانی انقلابِ عظیم بپا کیا حالانکہ اس انقلابِ عظیم کو بپا کرنے والا خود وہی ہوتا ہے اور اس کی قدرت کے جلوے ہوتے ہیں لیکن بیچ میں ایک پردہ لے آتا ہے۔

خدا کرے کہ وہ ذرہ ناچیز ہم ہی بن جائیں۔ اپنی غفلتوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے کوئی اور اس کا وہ ذرہ ناچیز نہ بنے بلکہ ہمیں ہی اس کی کامل رحمت، اس کا کامل فضل، اس کی کامل رضا حاصل ہو اور اس کی اس تقدیر اور حکم کا اجراء ہمارے ذریعہ سے ہو جو آسمانوں پر ہو چکا اور جس کا زمین پر اجراء ہونے والا ہے۔ یعنی توحیدِ حقیقی کا قیام۔ اسلام کا عالمگیر غلبہ۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل فتح۔

جماعت احمدیہ کا سنگِ بنیاد رکھنے کا تاریخی دن ۲۲ مارچ ۱۸۸۹ء

لدھیانہ کے مقام پر پہلی بیعت کے مختصر تاریخی حالات

بیعت کے لئے حکم الٰہی۔

اگرچہ مخلصین کے قلوب میں برسوں سے یہ تحریک جاری تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت لیں۔ مگر حضرت اقدس ہمیشہ یہی جواب دیتے تھے کہ لَسْتُ بِمَامُوْرٍ (یعنی میں مامور نہیں ہوں) چنانچہ ایک دفعہ آپ نے میر عباس علی صاحب کے ذریعہ سے مولانا عبدالقادر صاحب کو صاف صاف لکھا کہ اس عاجز کی فطرت پر توحید اور تفویض الی اللہ غالب ہے اور ... چونکہ بیعت کے بارے میں ابتک خداوند کریم کی طرف سے کچھ علم نہیں۔ اس لئے تکلف کی راہ میں قدم رکھنا جائز نہیں لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔ مولوی صاحب اخوتِ دین کے بڑھانے میں کوشش کریں۔ اور اخلاص اور محبت کے چشمۂ صافی سے اس پودہ کی پرورش میں مصروف رہیں تو یہی طریق انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔

آخر چھ سات برس بعد ۱۸۸۸ء کی پہلی سرما ہی میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کو بیعت لینے کا ارشاد ہوا۔ یہ ربانی حکم جن الفاظ میں پہنچا وہ یہ تھے۔

اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا۔ اَلَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ۔ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ

یعنی جب تو عزم کرے تو اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کر ہمارے سامنے اور ہماری وحی کے تحت (نظام جماعت کی کشتی) تیار کر۔ جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہوگا۔

بیعت کا اعلان۔

حضرت کی طبیعت اس بات سے کراہت کرتی تھی۔ کہ ہر قسم کے رطب و یابس لوگ اس سلسلہ بیعت میں داخل ہو جائیں۔ اور دل یہ چاہتا تھا کہ اس مبارک سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں۔ جن کی فطرت میں وفاداری کا مادہ ہے اور کچے نہیں ہیں۔ اس لئے آپ کو ایک ایسی تقریب کی انتظار رہی۔ جو مخلصوں اور منافقوں میں امتیاز کر دکھلائے۔ سو اللہ جلشانہ نے اپنی کمال حکمت و رحمت سے وہ تقریب اسی سال نومبر ۱۸۸۸ء میں بشیر اول کی وفات سے پیدا کر دی ملک میں آپ کے خلاف کہرام مچ گیا اور خام خیال بدظن ہو کر الگ ہو گئے۔ لہٰذا آپ کی نگاہ میں یہی موقعہ اس بابرکت سلسلہ کے آغاز کے لئے موزوں قرار پایا اور آپ نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو اشتہار کے ذریعہ سے بیعت کا اعلان عام فرما دیا۔

اشتہار "تکمیل تبلیغ و گزارش ضروری"۔

اس اعلان کے ساتھ جو بیعت کے متعلق پہلا اعلان تھا آپ نے بیعت کے لئے معین رنگ میں کوئی خاص شرائط نہیں تحریر کی تھیں .... مگر ادھر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ۱۱½ بجے بیت الذکر کے زیر سقف کمرہ سے متصل مشرقی کمرہ میں تولد ہوئے۔ ادھر آپ نے تکمیل تبلیغ کا اشتہار تحریر فرمایا اور اس میں بیعت کی وہ دس شرائط تجویز کیں۔ جو جماعت میں داخلہ کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس طرح جماعت احمدیہ اور پسر موعود کی پیدائش توام ہوئی

لدھیانہ میں ورود۔

اس اشتہار کے بعد حضرت قادیان سے لدھیانہ تشریف لے گئے اور حضرت صوفی احمد جان صاحب رضی کے مکان واقعہ محلہ جدید میں فروکش ہوئے۔ یہاں سے آپ نے ۴ مارچ ۱۸۸۹ء کو ایک اور اشتہار میں بیعت کی اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرمایا "یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقوےٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بابرکت کلمہ واحد پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں۔ اور ایک کاہل اور بخیل و بے معرفت مسلمان نہ ہوں اور نہ نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نااتفاقی کی وجہ سے اسلام کو نقصان پہنچایا۔ اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے۔ اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں۔ اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ بھی غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں۔ بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔ اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں۔ اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آئے۔ ... خدا تعالےٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے۔ تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا۔ اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا۔ اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا۔ اور وہ ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ اور وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے۔ اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا۔ یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔ اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے۔ دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا۔ اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر ایک طاقت اور قدرت اسی کو ہے"

اسی اشتہار میں آپ نے ہدایت فرمائی کہ بیعت کرنے والے حضرات ۲۰ مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں۔ حضرت کے اشتہار پر جموں، خوست، بھیرہ، سیالکوٹ، گورداسپور، گوجرانوالہ، پٹیالہ، جالندھر، مالیر کوٹلہ، انبالہ، کپورتھلہ اور میرٹھ کے اضلاع سے متعدد مخلصین لدھیانہ پہنچ گئے۔ بیعت اولےٰ کا آغاز لدھیانہ میں ۱۹ رجب ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۲ مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت منشی احمد جان صاحب رضی اللہ عنہ کے مکان واقعہ محلہ جدید میں ہوا۔ وہیں بیعت کے تاریخی ریکارڈ کے لئے ایک رجسٹر تیار ہوا۔ جس کی پیشانی پر لکھا گیا "بیعت توبہ برائے حصول تقوےٰ طہارت" رجسٹر کے اندر ایک نقشہ تھا۔ جس میں نام ولدیت اور سکونت درج کی جاتی تھی۔

حضرت اقدس بیعت کے لئے مکان کی ایک کچی کوٹھری میں (جو بعد کو دارالبیعت کے مقدس نام سے موسوم ہوئی) بیٹھ گئے۔ اور دروازے پر شیخ حامد علی صاحب کو مقرر کر دیا۔ اور انہیں ہدایت دی کہ جسے میں کہتا جاؤں اسے کمرہ میں بلاتے جاؤ۔ چنانچہ آپ نے سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ حضرت اقدس نے مولانا کا ہاتھ کلائی پر سے زور کے

ساتھ پکڑا اور بڑی لمبی بیعت لی۔ ان دنوں بیعت کے الفاظ یہ تھے:۔

"آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں مبتلا تھا اور سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور میری سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا اور ۱۲ جنوری کی دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا۔ اور اب بھی اپنے گذشتہ گناہوں کی خدا تعالےٰ سے معافی چاہتا ہوں۔ استغفر اللہ ربی استغفر اللہ ربی استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت"۔

حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کے بعد میر عباس علی صاحب۔ شیخ محمد حسین صاحب خوشنویس مراد آبادی نیز چوتھے نمبر پر مولوی عبد اللہ صاحب سنوریؓ اور پانچویں نمبر پر مولوی عبد اللہ صاحب ساکن تنگی علاقہ چارسدہ نے بیعت کی۔ ان کے بعد غالباً منشی اللہ بخش صاحب لدھیانہ کا نام لے کر بلایا اور پھر شیخ حامد علی صاحب سے کہہ دیا کہ خود ہی ایک ایک آدمی کو اندر داخل کرتے جاؤ۔ اس کے بعد آٹھویں نمبر پر قاضی خواجہ علی صاحب نویں نمبر پر میر عنایت علی صاحبؓ اور دسویں نمبر پر چوہدری رستم علی صاحبؓ اور پھر (بعد کچھ وقفے کے ساتھ) حضرت منشی اروڑا خاں صاحبؓ نے بیعت کی۔ ستائیسویں نمبر پر رحیم بخش صاحب سنوری (متوفی) ۲۷ نومبر ۳۹ء کی بیعت ہوئی۔ اس طرح پہلے دن بارہ بارہ چالیس افراد نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

عورتوں کی بیعت

مردوں کی بیعت کے بعد حضرت گھر میں آئے تو بعض عورتوں نے بھی بیعت کی۔ سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین صاحب کی اہلیہ حضرت صغریٰ بیگمؓ نے بیعت کی۔ حضرت اماں جان ابتداء ہی سے آپ کے سچی دعاوی پر ایمان رکھتی تھیں اور شروع ہی سے آپ کو بیعت میں سمجھتی تھیں اسلئے آپ نے الگ بیعت کی ضرورت نہیں سمجھی۔

بیعت کے بعد اجتماعی کھانا اور نماز

بابا رحیم بخش صاحب سنوری کا بیان ہے کہ بیعت کے بعد کھانا تیار ہوا تو حضور نے فرمایا اسی مکان میں کھانا کھلاؤ کیونکہ وہ مکان لمبا تھا غرض دستر خوان بچھ گیا اور سب دوستوں کو وہیں کھانا کھلایا گیا۔ کھانے کے وقت ایسا اتفاق ہوا کہ میں حضور کے ساتھ ایک پہلو پر بیٹھا تھا۔ حضور اپنے برتن میں سے کھانا نکال کر میرے برتن میں ڈالتے جاتے تھے اور میں کھانا کھاتا جاتا تھا گاہے حضور بھی کوئی لقمہ نوش فرماتے تھے کھانے کے بعد نماز کی تیاری ہوئی۔ نماز میں بھی ایسا اتفاق پیش آیا کہ میں حضور کے ایک پہلو میں حضور کے ساتھ کھڑا ہوا۔ اب مجھے یاد نہیں رہا کہ اس وقت امام کون تھا۔

دوسرے ایام میں بیعت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام لدھیانہ میں ۸ اپریل ۱۸۸۹ء تک مقیم رہے۔ ابتداءً محلہ جدید میں پھر محلہ اقبال گنج میں۔ تاہم بیعت کا سلسلہ بدستور جاری رہا پہلے بیعت اکیلے اکیلے ہوتی رہی۔ پھر خطوط کے ذریعہ سے اور پھر مجمع عام میں بیعت ہونے لگی۔

بیعت کے بعد نصائح

حضرت کا اکثر یہ دستور تھا کہ بیعت کرنے والوں کو نصائح فرماتے تھے۔ چند نصائح بطور نمونہ درج ذیل ہیں:۔ "اس جماعت میں داخل ہو کر اول زندگی میں تغیر کرنا چاہیئے کہ خدا پر ایمان سچا ہو اور وہ ہر مصیبت میں کام آئے پھر اسکے احکام کو نظر خفت سے نہ دیکھا جائے بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کی جائے اور عملاً اس تعظیم کا ثبوت دیا جائے۔ . . . . . .

دیکھو تم لوگوں نے جو بیعت کی ہے اور اس وقت جو اقرار کیا ہے اس کا زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن نبھانا مشکل ہے۔ کیونکہ شیطان اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو دین سے لاپرواہ کر دے دنیا اور اسکے نوالہ

شرائط بیعت سلسلہ عالیہ احمدیہ

اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء

تحریر فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اوّل:۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم:۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم:۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روز ورد بنائے گا۔

چہارم:۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم:۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر یک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم:۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ قال الرسولؐ کو اپنے ہر یک امر میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم:۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم:۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم:۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم:۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت دو معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

ہ تو وہ آسان دکھتا ہے اور دین کو بہت دور اس طرح دل سخت ہو جاتا ہے اور پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے۔ اگر خدا کو راضی کرنا ہے تو اس گناہ سے بچنے کے اقرار کو نبھانے کے لئے ہمت اور کوشش سے تیار ہو فتنہ کی کوئی بات نہ کرو شر نہ پھیلاؤ۔ گالی پر صبر کرو کسی کا مقابلہ نہ کرو جو مقابلہ کرے اس سے بھی سلوک اور نیکی کے ساتھ پیش آؤ۔ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔ سچے دل سے ہر یک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا راضی ہو جائے اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہیئے کہ پورے دل پوری ہمت اور ساری جان سے سلسلہ کا پابند ہو جائے"۔ (تاریخ احمدیت جلد دوم)

تریاق اٹھرا۔ اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/- نیند روپے نورِ نظر زینہ اولاد کیلئے کورس پچیس ۲۵/- روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال و سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۴۹۲

میں برکت بی بی زوجہ صوفی عبدالعزیز صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۷ سال بیعت اگست ۱۹۱۷ء سکنہ سمن آباد لائلپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۳-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰ روپے

۲۔ زیور ایک تولہ تین رتی ۱۶۸ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہا برکت بی بی مکان ۱۶۲۹ بلاک ۱۱ سمن آباد لائلپور ۲/۳/۶۸

گواہ شد:۔ بشیر احمد سیکرٹری مال حلقہ سمن آباد لائلپور۔

گواہ شد:۔ صوفی عبدالعزیز پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سمن آباد ضلع لائلپور

مسل نمبر ۱۹۴۹۳

میں سلمیٰ کلیم بنت میجر حمید احمد صاحب کلیم قوم ہرل جاٹ پیشہ طالبعلم عمر سترہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہلولپور چک ۱۲۷ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۶-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

زیور طلائی مالیتی ۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی آمد کا بوجھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہا سلمیٰ کلیم ۱/۱۰ میجر حمید احمد کلیم نادرن سکاؤٹس گلگت

گواہ شد:۔ ملک فیاض احمد وارثریس پولیس سٹیشن گلگت۔

گواہ شد:۔ میجر حمید احمد کلیم والد موصیہ

مسل نمبر ۱۹۴۹۴

میں سید احمد ولد چوہدری فضل داد صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھیوا چک ۱۲۶ ج.B ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

زرعی اراضی ۱/۲ ۶ ایکڑ مالیتی ۱۹۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہوا اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ بقلم خود سید احمد۔

گواہ شد:۔ سلطان احمد ولد ڈاکٹر نور احمد صاحب

گواہ شد:۔ شریف احمد بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۲۶ ج.B

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں

لائلپور ٹمبر سٹور۔ راجباہ روڈ۔ لائلپور۔ فون ۳۸۰۸

بواسیر کیلئے تیر بہدف دوا پائلز کیور

لاہور۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ جھنگ۔ لائلپور۔ سرگودھا وغیرہ کے اچھے دوا فروشوں سے دستیاب ہے۔ ہر سائز سے نمونہ کی ایک خوراک اور پمفلٹ بالکل مفت حاصل کریں۔

کیور یو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال۔ لاہور

ڈائرکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

لائلپور

میں اپنی نوعیت کی واحد دوکان۔ جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ بیڈ بستر فرشی دریاں۔ کھیس۔ تولیے جا نماز تولیے پر چوں مل سکتے ہیں۔

وسیم ٹیکسٹائل ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۲۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵	۱-۰۰	۱-۴۵	۳-۲۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۳۰
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۳-۵۰	۴-۵۵	۵-۴۰	۶-۲۰	۷-۳۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۲۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۲۰	۵-۵۰	۷-۲۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ		۹-۱۵															
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا		۲-۳۰															

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں۔ (محمد علی ظفر برائے منیجر)

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (منیجر)

حب اٹھرا رجسٹرڈ مرض اٹھرا کی شہرۂ آفاق دوائی تولہ ۲ روپے مکمل کورس ۱۱ تولے ۲۰ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ولادت

عاجز کو مورخہ ۲۶/۲/۶۹ کو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے خاص فضل و کرم سے دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ یہ بچی حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم کی نواسی اور محترم چوہدری محبوب حسین صاحب کی پوتی ہے۔

خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، صحابہ کرام اور دیگر احباب جماعت کی خدمت کی دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو خادم دین بنائے تندرستی صحت کے ساتھ عمر دراز کرے اور ہمیشہ اپنے خاص فضل و کرم کے سائے میں رکھے (آمین)

حمید حسن منور
C/O محبوب میڈیکل ہال وارڈ نمبر ۲۔ لیہ۔ ضلع مظفر گڑھ

۲۔ خدا تعالےٰ نے خاکسار کو ۱۹/۲/۶۹ کی شب کو بچی عطا فرمائی ہے۔ زچہ بچہ خیریت سے ہیں احباب جماعت سے زچہ بچہ کی صحت سلامتی کے لئے درخواست دعا ہے

محمد سعید انور (مودی)
کارکن صدر انجمن احمدیہ — قادیان (بھارت)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عبدالحفیظ کی طبیعت چند یوم سے ناساز ہے۔ اس کا فسٹ ایئر کا امتحان بھی قریب ہے۔ احباب اسکی صحت اور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد شریف اعوان بھدروہ)

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی کی
آرام دہ بسوں میں
سفر کریں (منیجر)

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جس میں
قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ صرف ۶ روپے

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھائیں۔
سالانہ چندہ صرف دو روپے
(منیجر)

۷۵ فی صدی کمیشن
افسانی جیت معدنیات ہمالیہ کا لاجواب تحفہ (وٹامنز وجیاتین) سے بھرپور مقوی ہے۔ اطبائے قدیم و جدید کا فیصلہ ہے کہ اسلاجیت بیشمار امراض کا علاج ہے۔ درد کمر، درد جوڑ، نزلہ و زکام، سیلان الرحم، سلس البول، ریگ گردہ و مثانہ میں اکسیری علاج ہے۔ قیمت ۳۰ تولہ دس روپے قیمت ۸۰ تولہ چالیس روپیہ معہ محصولڈاک وغیرہ
پتہ: منیجر جڑی بوٹی سپلائی مالسہرہ ضلع ہزارہ

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
خریدتے وقت
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
ملاحظہ فرما لیا کریں
ملتے جلتے ناموں سے دھوکہ نہ کھائیں
منیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

شفتل اور برسیم سے ہونیوالا
جانوروں کا اپھارہ
"اکسیر اپھارہ" کے صرف ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب۔ غیر مفید ثابت ہونے پر پوری قیمت واپس۔ فی پیکٹ -/۱ درجن پر ۳۳ فیصدی کمیشن ۲۰ درجن پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور۔ فون نمبر ۲۶۲۳

خوشی کا پیغام
انعام پانیوالوں کو مبارک باد
انعامی نمبر اندر ملاحظہ فرمایئے
۱۵ مارچ ۱۹۶۹ء کی قرعہ اندازی میں پانچ روپے والے انعامی بانڈ کے ہر سلسلہ پر دس ہزار روپے سے ایک سو روپے تک ۱۲۸ انعامات نکلے ہیں۔
قرعہ اندازی کے نتائج، ڈاک خانوں، بینکوں، ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ سیونگ دفاتر سے بھی دستیاب ہیں۔
دس روپے اور پانچ روپے والے انعامی بانڈ خرید کر ہر مہینہ خوشی کا پیغام لیجئے۔ انعامی بانڈ آپ کیلئے دوہری مسرت فراہم کرتا ہے۔
بچت کی بچت — انعام کا انعام
انعامی بانڈ
وطن کی ترقی اور حفاظت کے لئے
بچت کیجئے وطن کی خدمت کیجئے
منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے دستیاب ہیں۔
جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹوریٹ نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد
ORIENT

زود جام عشق اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کا بے نظیر علاج نیاد کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ
مکمل کورس بیس روپے

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۱ امان تا ۱۷ امان ۱۳۴۸ ہش

(۱) گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت تو بہتر رہی۔ لیکن کھانسی کی تکلیف چلتی رہی۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

(۲) حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت گزشتہ ہفتہ گردہ کی انفیکشن کے اثر ضعف اور کھانسی کی وجہ سے ناساز رہی۔ اب طبیعت بفضلہ تعالےٰ پہلے سے بہتر ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

(۳) حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۴ امان کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی خطبہ جمعہ میں حضور نے واضح فرمایا کہ ہماری جماعت اس وقت غلبۂ اسلام کی مہم کے سلسلہ میں مشکلات کے جس دور میں سے گزر رہی ہے اس میں یہ ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق صبر و صلوٰۃ کا نمونہ دکھائیں اور اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو ہر لمحہ اپنے سامنے رکھیں۔

(۴) الحمد للہ کہ لائبریریا کے علاقہ کریپ ماؤنٹ میں لارگو Largo کے مقام پر جماعت احمدیہ کا پہلا پرائمری سکول ماہ رواں میں جاری ہو گیا ہے۔ یکصد کے قریب طلباء نے داخلہ لیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ سکول کو کامیابی سے چلانے کی توفیق دے آمین

(۵) لنڈن سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ مکرم بشیر احمد صاحب رفیق معہ اہل و عیال بخیر و عافیت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ آپ دس امان کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کا وہاں واپس جانا مبارک کرے۔ اور آپ کو بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(۶) مکرم مولوی محمد صدیق صاحب انچارج مبلغ سیرالیون مشن نے بذریعہ خط محررہ ۴ امان اطلاع دی ہے۔ کہ مبلغ اسلام مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب کو وہاں موٹر کار کے حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں اور آپ فری ٹاؤن ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہیں۔ حالت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مکرم چوہدری صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

اطفال الاحمدیہ کے اجلاس

اطفال الاحمدیہ کی تربیت اور علمی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ہر مجلس میں ہر ہفتہ یا پندرہ روز کے بعد اطفال کا ایک اجلاس منعقد ہو۔ جس سے مقامی بزرگوں سے خطاب کرنے کی درخواست کی جائے۔ اور خود اطفال کو بھی تقریر مضمون یا نظم پڑھنے کا موقعہ دیا جائے۔ امید ہے قائدین مجالس متعلقہ عہدہ داران کے ذریعہ اس کام میں باقاعدگی پیدا کریں گے۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

تقریب شادی

ربوہ — ۱۴ امان ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۶۹ء بروز جمعۃ المبارک عزیز شفیق سلطان ناصر سلمہ ابن مکرم چوہدری بدر سلطان صاحب اختر انسپکٹر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور عزیزہ طاہرہ بیگم سلمہا بنت مکرم ملک غلام عباس صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی۔

بارات ۱۴ امان کو پانچ بجے شام محترم سید محمود احمد صاحب ناصر نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سربراہی میں محلہ دارالبرکات سے روانہ ہو کر دلہن کے گھر واقعہ فضل عمر ہسپتال پہنچی۔ جہاں پہلے محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح وارشاد نے پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر نکاح کا اعلان کیا۔ بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ناظم دارالقضاء نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

مکرم چوہدری بدر سلطان صاحب اختر نے ۱۵ امان کو بعد نماز ظہر اپنے مکان واقعہ دارالبرکات پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں بہت سے مقامی احباب کے علاوہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ محترم سید محمود احمد صاحب ناصر نائب صدر اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے متعدد مہتمم صاحبان نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت طعام کے اختتام پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین اللّٰھم آمین

قائدین اضلاع متوجہ ہوں

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے نونہالان احمدیت کی تربیت کے لئے ہر بچے کا وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ وقف جدید کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے بچوں کو اس بابرکت تحریک میں ضرور شامل کریں۔ اور وعدہ لکھوا کر ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔

قائدین اضلاع کی خدمت میں پُرزور درخواست ہے کہ وہ پوری کوشش اور جدوجہد فرما کر سو فیصد اطفال سے وعدہ جات حاصل کر کے جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔ اور ان کی ادائیگی کروانے کے لئے بھی باقاعدہ کوشش فرماتے رہیں۔ آپ سب کے تعاون اور ہمت و کوشش کی اشد ضرورت ہے۔ براہ مہربانی اس بابرکت تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے سعی بلیغ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری مال و وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اکونٹنٹ کی ضرورت

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں اکونٹنٹ کی آسامی کے لئے اکاؤنٹس سے واقفیت رکھنے والے کارکن کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔ خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے نوجوان قائد مقامی اور امیر مقامی کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں مورخہ ۲۵ امان (مارچ) تک محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام بھجوا دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴